مولانا غلام نبی شاہ کی تصانیف ملنے کے پتے

۱) مکتبہ اہل السنت [illegible] 191113

۲) الحسینی اہل السنت کتاب گھر [illegible] سری نگر (۱۹۰۰۱۱) کشمیر

۳) مسجد مقدوم پورہ [illegible] ۹۱۱۱ ۱۱ کشمیر

۴) ایم اے وحید معشوقی [illegible] اسٹریٹ [illegible] 584115 کرناٹک

۵) پیر مرشد سید عمر پاشاہ اشتبان مکان ۳۷۵ [illegible] محلہ بلگام [illegible] کرناٹک

۶) مکتبہ رفاع عام بارگاہ بندہ نواز گلبرگہ شریف [illegible]

۷) ناز بک ڈپو محمدی بلڈنگ محمد علی روڈ بمبئی [illegible] مہاراشٹر

۸) رضا بکڈپو بستی بازار آسنسول 713301 W.B.

۹) بزم رضا رضوی کرانہ اسٹورس ہوڈگی سیلوڈ [illegible] M.S

۱۰) بک اسٹال اہل السنت راما گنڈم 505208 اے پی

۱۱) مسجد کچیاں نظام آباد - 503001 A.P

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؀

پیش لفظ یعنی

جگ پارے

نحمدہ ونصلی علی النبی الکریم ؀

امابعد ! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نگرانی میں تربیت یافتہ انعام یافتہ اور خطاب یافتہ جلوت وخلوت کے ساتھی صحابہ کرام کے خاص خاص قلبی کیفیات جو آفت ومصیبت اور موت وحیات کی کشمکش کے دوران بے اختیار ظاہر ہو گئے۔ بڑی بڑی کتابوں کے ہزارہا صفحات سے یہاں جمع کئے گئے ہیں۔ جس سے صاف صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام کے

○ رگ وریشے میں ○ دل ودماغ میں ○ جگر کے خون میں

● عظمتِ رسول اللہ ● خوشنودیٔ رسول اللہ ● محبت رسول اللہ

کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ یہی اصل ایمان ہے اور یہی اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے آپ کی خدمت میں اہل السنت والجماعت کا نادر ونایاب اور انوکھا شاہکار **عشق رسول اللہ** کے نام سے پیش ہے جس کے مطالعے سے یقیناً آپ کا ایمان تازہ ہو کر مضبوط ہو جائیگا اور عشق ومحبتِ رسول کی بے مثال لذت اور روشنی آپ کو مل جائے گی۔

عطا کر عطا کر عطا کر الٰہی ـــــ نبی کی محبت بڑی چیز ہے!

دعاگو فقیر **غلام نبی شاہ** نقشبندی

بعد الانبیاء بالتحقیق قاتل الکفار و الزندیق خلیفۂ رسول اللہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا

عشقِ رسول اللہ

جلوت و خلوت کے ساتھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ شریف میں پیدا ہوئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۲ ماہ چھوٹے ہیں اور آپ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے اور آپ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر و حضر اور ہجرت و نصرت اور تمام غزوات میں بھی جان و مال کے ساتھ شریک رہے حتیٰ کہ اسلام اور قبل اسلام بھی ہر وقت اور ہر حالت میں ساتھ رہے۔

قبر اور حشر کے ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبر میں بھی آپ کے بازو آرام فرما رہے ہیں بلکہ قیامت میں اٹھ کر ساتھ ساتھ رہیں گے اور آپ خلفاء راشدین میں خلیفہ اول ہیں۔ آپ دربار رسالت کی جلوت و خلوت کے خاص تربیت یافتہ۔ نجات یافتہ اور اعزاز یافتہ صحابی ہیں جن کے ہر عقیدے اور عمل سے سچے اور پکے ایمان کا اظہار ہوتا ہے یہاں آپ کے صرف چند اہم اور خاص خاص واقعیات پیش ہیں جن سے

آپ کے قلب کی گہرائیوں کی کیفیات (عشق رسول اللہ) کا پتہ مل جاتا ہے

کعبۃ اللہ میں اسلام کا پہلا خطبہ

ابتدائے اسلام میں جو شخص بھی مسلمان ہوتا وہ اپنا اسلام چھپائے رکھتا کہ کہیں کافر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت نہ پہنچادیں جب مسلمانوں کی تعداد ۳۹ ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کھلم کھلا علی الاعلان تبلیغ کی جائے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول تو انکار فرمایا مگر آپ کے بار بار اصرار پر قبول فرمالیا اور سب حضرات کو ساتھ لیکر مسجد کعبہ میں تشریف لیگئے۔ جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبلیغی خطبہ شروع کیا یہ اسلام کا سب سے پہلا خطبہ ہے جو کعبۃ اللہ میں پڑھا گیا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسی دن مسلمان ہوئے اور اس کے تین دن بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہوگئے۔ خطبہ شروع ہونا ہی تھا

عشق رسول اللہ کا امتحان

چاروں طرف سے کفار ومشرکین حضرت ابوبکر پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا پیٹا اور روندا اور اس قدر نوچا کہ چہرہ ناک اور کان وغیرہ لہو لہان ہوگئے۔ جس کی وجہ سے آپ پر موت کی سی ایسی بے ہوشی طاری ہوگئی کہ

لوگوں کو آپ کی زندگی کی امید نہ رہی۔ بے ہوشی کے عالم میں گھر لایا گیا۔

عشق رسول اللہ کا اظہار

شام تک ہوش ہی نہ آیا۔ شام میں جب ذرا ہوش آیا تو بے ساختہ زبان سے نکلا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے ؟!

لوگوں کی طرف سے اس پر ملامت ہوئی کہ جن کی بدولت تمہارا یہ بُرا حال ہو چکا ہے۔ دن بھر موت کے منہ میں رہنے کے بعد اب ذرا ہوش آیا ہے تو پھر اُنہی کا تخلخہ لگا ہوا ہے۔ آپ کی والدہ ام خیر جو ابھی تک ایمان نہیں لائی تھیں آپ کے لئے کچھ کھانا لے آئیں اور کھانے کیلئے اصرار کیا تو آپ نے پھر وہی صدا بلند کی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے ؟ اور آپ پر کیا گذری ؟ حضرت صدیق اکبر نے اپنی والدہ کو سمجھا منا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا کے گھر بھیجا تاکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیریت دریافت کریں۔ جیسے ہی ام جمیل کے گھر پہنچے وہ خود صدیق اکبر کے پاس آگئیں اور ان کا حال دیکھ کر یکدم رو پڑیں۔ صدیق اکبر نے دل گیر آواز میں پوچھا کہ ام جمیل! ہمارے نبی کا کیا حال ہے ؟! ام جمیل نے کہا حضور بالکل

محبتِ رسول کا اعلان

خیریت سے ہیں اور حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف فرما ہیں۔ یہ سنتے ہی آپ نے باآواز بلند فرمایا خدا کی قسم! میں اس وقت تک کچھ بھی کھاؤں گا نہ پیونگا جب تک

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کرلوں۔ والدہ صاحبہ بے چین و بے قرار تھیں کہ کچھ کھلادوں لیکن وہ تو قسم کھا چکے تھے پس والدہ صاحبہ نے رات کی تاریکی میں دشمنوں سے نظریں بچا کر حضرت صدیق اکبر کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔

عشق رسول اللہ کا عجیب منظر

جیسے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا یکدم بے اختیار ہو کر لپٹ کر رونے لگے۔ اور آپ بھی اُن کو لپٹا کر روتے لگے یہ عشق و محبت کا منظر دیکھ کر سارے مسلمان بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ (بحوالہ تاریخ الخمیس)

ہجرت میں عشق رسول اللہ کے نظارے

عشق رسول اللہ میں ہر چیز سے ہجرت

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ شریف سے ہجرت فرمانے لگے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی گھر دار۔ مال و متاع۔ ماں باپ اور بیوی بچوں کو چھوڑ کر تن تنہا اپنی جان کی بازی لگاتے ہوئے ساتھ ہو گئے اور ہجرت کے دوران ہر خطرناک منزل پر آپ سینہ سپر ہوتے رہے۔

عشق رسول اللہ میں عجیب خدمت

جس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کی رات میں جب جبل ثور کی پتھریلی وادی

سے گذر رہے تھے۔ تو آپ اُن کے اطراف پر وانہ وار نگرانی کرتے ہوئے چل رہے تھے تا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دشمنوں کے وار سے محفوظ رہیں جب پتھریلی وادی کے نکیلے پتھروں سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پائے مبارک زخمی ہونے لگے تو آپ کو اپنی پشت پر اٹھا کر چلنے لگے۔

عشق رسول اللہ میں جان کی پرواہ نہ رہی

جب غارِ ثور پر پہنچے تو عرض کیا۔ یا رسول اللہ! واللہ!! آپ غار میں اس وقت تک قدم نہ رکھیں جب تک میں اس کے اندر داخل ہو کر یہ نہ دیکھ لوں کہ کوئی موذی چیز تو اس میں نہیں ہے۔ اگر ہے تو اسکا ضرر مجھ کو ہی پہنچے اور آپ محفوظ رہیں چنانچہ آپ غارِ ثور میں داخل ہوئے اور صاف کیا کچھ سوراخ نظر آئے تو اپنا پیرہن پھاڑ پھاڑ کر سوراخ بند کر دیئے پھر بھی ایک سوراخ باقی رہ گیا تو اسمیں پیر کا انگوٹھا لگا دیئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! تشریف لایئے۔ پس آپ غار میں داخل ہو کر صدیق اکبر کی گود میں سر رکھکر سو گئے۔ اسی حالت میں ایک سانپ صدیق اکبر کے پیر کو ڈسنے لگا مگر انھوں نے ذرا بھی حرکت نہ کی اس لیے کہ آپ کے آرام میں خلل نہ ہو

سانپ کا عشق رسول اللہ

جب سانپ آپ کو بری طرح ڈسنے لگا تو درد کی شدت سے آنسو نکل پڑے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رخسارِ مبارک پر گرنے لگے جس کی وجہ آپ کی آنکھ کھل گئی (اللہ اکبر! عشق رسول اللہ میں جو آنسو نکلتے ہیں اُن کا کتنا بلند مقام ہے کہ یہ

نکلتے ہی انکو رخسار رسول اللہ پر گرنا نصیب ہوتا ہے) خبر جیسے ہی آپ کی آنکھ کھلی آپ نے فرمایا اے ابو بکر! کیا حال ہے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے سانپ ڈنس رہا ہے آپ نے فرمایا کہ پیر ہٹا دو کیوں کہ سانپ میرا دیدار کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے صدیق اکبر کے زخم پر اپنا لباب دھن لگا دیا اور تکلیف جاتی رہی۔ (حوالہ) مشکواۃ المصابیح جلد دوم حدیث ۵۷۴۸

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رگ و پے میں عشق رسول اللہ ایسا بس گیا تھا کہ جب کبھی آپ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوشی یا غمی کی کوئی کیفیت بھی سن لیتے تو بالراست اُن کے دل و دماغ پر اُسکا فوراً اثر ہو جاتا۔ جیسا کہ حسب ذیل واقعہ ہے

عشق رسول اللہ کا عجیب کمال

روایت ہے کہ ایک روز ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علیل ہو گئے۔ لوگ آپ کی عیادت کو آنے لگے لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ آئے۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ وہ بھی علیل ہیں جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو صحت ہو گئی تو آپ خود اُن کی عیادت کو تشریف لے گئے اور پوچھا صدیق کیا حال ہے! عرض کیا یا رسول اللہ! میں اچھا ہوں لوگوں نے تعجب سے پوچھا۔ صدیق تم تو علیل تھے۔ انھوں نے جواب دیا جب میں نے سنا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علیل ہیں تو اُن کے غم میں علیل ہو گیا اور

جب آپ کو تندرست دیکھ رہا ہوں تو مارے خوشی کے اچھا بھی ہو گیا ؎

محمد کی محبت آنِ ملت شانِ ملت ہے
محمد کی محبت روحِ ملت جانِ ملت ہے

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس صدیق کیلئے ہے خدا کا رسول بس

حضرت صدیق اکبر کی

بے مثال قربانی

گھر میں اللہ اور رسول اللہ

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہم کو فی سبیل اللہ صدقہ و خیرات کی ترغیب دلائی۔ حسنِ اتفاق سے اس روز میرے پاس کافی مال تھا میں نے دل میں خیال کیا کہ اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بازی لیجانا کسی دن ممکن ہو تو وہ آج ہی ممکن ہے۔ آج کافی مال خرچ کر کے سبقت لیجاؤں گا۔ چنانچہ میں نے اپنے سارے مال میں سے آدھا مال لے کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے عمر! گھر والوں کیلئے کتنا چھوڑا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آدھا چھوڑ کر آیا ہوں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ بھی اُن کے پاس تھا سب کا سب

لے آئے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن سے دریافت فرمایا کہ
اے ابوبکر! گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ آئے ہو۔ عرض کیا

یارسول اللہ! گھر میں اللہ اور رسول اللہ کو چھوڑ آیا ہوں

پس صدیق اکبر کی یہ قربانی دیکھ کر فاروق اعظم نے عرض کیا صدیق اکبر سے قربانی میں سبقت لیجانا ممکن ہی نہیں ہے

(حوالہ) مشکوٰۃ ج-۲ - حدیث - ۵۷۴۴ ترمذی ابوداؤد)

بعض روایات میں ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب گھر کا سارا سامان مال و متاع حتیٰ کہ جسم کے کپڑے بھی راہِ للہ میں پیش کر دیئے اور خود کمبل کے ٹکڑوں کو کیکر کے کانٹوں سے جوڑ جوڑ کر پہن لئے اور دربار رسالت میں حاضر ہو گئے۔ اس پر خلوص اور عظیم قربانی پر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا آج حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی کملی اوڑھے ہوئے آکر پیغام سنایا کہ یا رسول اللہ! آج عرش اعلیٰ کے سارے فرشتے کمبل اوڑھے ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی کمبل اوڑھنے کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو سلام فرمایا ہے اور دریافت فرما رہا ہے کہ "میں ابوبکر سے راضی ہو گیا کیا ابوبکر بھی مجھ سے راضی ہے"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے ہی اللہ تعالیٰ کا پیغام

سنتے مارے خوشی کے یکدم مسجد کے صحن میں پہنچے اور خوشی کے آنسو بہاتے ہوئے رقص کرنے لگے۔

انا عن ربی راضی انا عن ربی راضی

ف: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ گھر میں اللہ اور رسول اللہ کو چھوڑ کر آیا ہوں اور پھر اس عقیدے اور قربانی پر رب العلمین کا خوش ہو کر سلام بھیجنا اور اپنی رضا کا اظہار کرنا یہ سب کا سب عشق رسول اللہ ہی کا کرشمہ ہے۔

عشق رسول اللہ کا لافانی ثبوت

۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ ہجری شب سہ شنبہ نماز مغرب جب آپکا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حسب وصیت آپ کے جنازہ کو حجرۂ رسول اللہ کے باہر رکھ کر آواز لگائی گئی کہ یا رسول اللہ! غلام حاضر ہے۔ پس یکایک خود بخود حجرہ شریف کا دروازہ کھل گیا۔ اور مزار شریف سے آواز آئی کہ دوست کو دوست کے قریب لاؤ!!! چنانچہ آپ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں آرام فرما رہے ہیں۔ یہ بھی عشق رسول اللہ کا لافانی ثبوت ہے۔

(بروایات اہل بیت رسول اللہ خصائص کبریٰ از امام جلال الدین سیوطی وصال ۹۱۱ھ ہجری)

مزین المسجد و المنبر و المحراب الناطق بالحق خلیفۂ رسول اللہ ﷺ

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

عشق رسول اللہ ﷺ

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمر میں ۱۳ سال چھوٹے تھے۔ نبوت کے پانچویں یا چھٹے سال مسلمان ہوئے۔

اسلام کا عروج آپ کے مسلمان ہونے سے اسلام کو بڑی تقویت ملی اور کھلم کھلا اسلام کی تبلیغ کا آغاز ہو گیا۔ ۱۳ھ ہجری میں آپ خلیفہ مقرر ہوئے۔ حکمرانی سیاست میں آپ یکتائے زمانہ تھے۔ آپ کے دور میں دنیا کے ۴۰ بڑے بڑے قلعہ فتح ہو چکے تھے۔ حتیٰ کہ بیت المقدس بھی آپ کے ہاتھوں فتح ہو گیا بہر حال آپ کے زمانہ میں ساری دنیا پر اسلام کا دبدبہ اور رعب طاری ہو گیا۔

ایسے جلیل القدر صحابی کے ایک ایک کردار سے عشق رسول اللہ ﷺ کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ کیوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی نگرانی میں ان کی تربیت فرمائی ہے، جیسا کہ حسب ذیل حدیث میں ہے۔

کامل ایمان کی تربیت

حضرت عبد اللہ ابن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ تھے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ سے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں۔ یہ سنکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس رب کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جب تک تم کو میں اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہوں تم مومن نہیں ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اچھا اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے تو آپ نے فرمایا تو آپ پکے مومن بھی ہو گئے!

(حوالہ) ترجمان السنہ جلد اول حدیث (۷۸) صفحہ ۳۴۹ بخاری شریف)

فیضانِ نظر

میرے ایمانی رشتہ دارو! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی صداقت تھی کہ انھوں نے اپنی قلبی کیفیت کا اظہار کر دیا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فیضِ نظر کا کمال تھا کہ ایک لمحہ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل کی دنیا بدل ڈالی۔

فیضانِ صحبت

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک لمحہ کی صحبت کا یہ اثر ہے کہ ایک لمحہ میں دل کی دنیا بدل گئی تو وہاں گھنٹوں دنوں سالوں کی صحبت میں کیا کیا نصیب ہوا ہوگا اسی لئے اعلان ہو گیا قیامت تک بڑے سے بڑے ولی بھی چھوٹے سے چھوٹے صحابی کے درجہ

ہرگز ہرگز نہیں پہنچ سکتے۔ مندرجہ بالا حدیث میں حضرت فاروق اعظم کی تربیت ہوئی جس سے ہم سب کو ہدایت مل رہی ہے کہ ؎

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

فاروق اعظم کا خطاب

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نگرانی میں خاص عنایات سے سرفراز ہوتے ہوئے عاشق رسول اللہ بن گئے اور اسلام کی ایسی نمایاں خدمات انجام دے کہ انھیں خوشنودی رسول اللہ نصیب ہوگئی دربار رسالت سے آپ کو فاروق اعظم کا خطاب ملا۔ آپ کی ساری زندگی عشق رسول اللہ میں ڈوبی ہوئی تھی چنانچہ آپ کے دورِ خلافت کا ایک مشہور واقعہ ملاحظہ فرمایئے۔

عاشق رسول کا مثالی فیصلہ

امیرالمومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو میں نے اپنے دورِ خلافت میں ۳۵۰۰ درہم وظیفہ مقرر کیا اور خود اپنے لاڈلے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو صرف ۳۰۰۰ درہم مقرر کیا تو صاحبزادے نے عرض کیا

لاڈلے بیٹے کو نظرانداز کردیا

ابا جان! آپ نے مجھ کو نظرانداز کر کے حضرت اسامہ کو مجھ پر ترجیح دیدی واللہ! اس نے مجھ

سے کسی جنگ میں بھی سبقت حاصل نہیں کی۔ یہ سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس لئے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ تجھ سے زیادہ مقرر کیا ہے کہ اس کے باپ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیرے باپ سے زیادہ محبت تھی خود حضرت اسامہ بھی ہمارے نبی کا بہت پیارا ہے۔ پس میں نے رسول اللہ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی!

(حوالہ) مشکواۃ المصابیح جلد دوم حدیث (۵۸۸۱) ترمذی شریف)

کسی نے سچ کہا ہے ؎

محمد کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے

یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے

حضرت فاروق آعظم کا

فراق رسول اللہ

جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی خبر مدینہ منورہ میں پھیل گئی تو حضرت فاروق آعظم رضی اللہ عنہ اس خبر کا تحمل نہ کرسکے سخت حیرانی اور پریشانی کے عالم میں

تلوار لیکر کھڑے ہو گئے اور فرمایا جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کا وصال ہو گیا ہے تو اس کی گردن اڑا دوں گا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ملنے گئے ہیں وہ ضرور واپس آئیں گے۔ اور وفات کی خبر مشہور کرنے والوں کے ہاتھ پیر قلم کر دیں گے۔ اسی اثناء میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور مسجد میں خطبہ دیا اور اعلان فرمایا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ یہ خبر جیسے ہی حضرت فاروق اعظم نے سنا خود ان کا بیان ہے کہ "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زبان سے جیسے ہی یہ خبر سنا تو مجھ کو ایسا محسوس ہوا کہ میرے دونوں پیر کٹ گئے ہیں اور میں کھڑا نہ رہ سکا اور اسی وقت زمین پر گر پڑا۔ تب مجھے یقین ہو گیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پھوٹ پھوٹ کر زار و قطار روتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ السلام علیک یا رسول اللہ!

یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ کے غمِ فراق میں ستون حنانہ (کھجور کا تنا) پھوٹ پھوٹ کر روتا تھا اور آپ نے اسکو تسلی عطا فرمائی تھی۔

یا رسول اللہ! جب کھجور کا تنا آپ کے فراق میں پھوٹ پھوٹ کر روتا ہے تو آپ کی امت کو اس سے بڑھ کر رونے کا حق ہے یہ کہتے

جاتے اور گریہ وزاری کرتے جاتے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسی طرح کئی واقعات کو یاد کرتے جاتے اور روتے جاتے تھے۔

"آپ کا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک ایک واقعہ کو یاد کر کے پھوٹ پھوٹ کر رونا یہ سب کا سب عشقِ رسول کا ہی اثر ہے۔

گشت میں بھی فراقِ رسول اللہ

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک روز رات میں حفاظتی گشت فرما رہے تھے۔ ایک گھر میں چراغ کی روشنی محسوس ہوئی اور ایک بوڑھیا کی آواز سنائی دی جو اون دھنتی ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فراق میں اشعار پڑھ رہی تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ "ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نیک لوگوں کا درود پہنچے۔

یا رسول اللہ! آپ راتوں کو عبادت کرنے والے تھے اور اخیر راتوں میں امت کی بخشش کیلئے رونے والے تھے۔

یا رسول اللہ! کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ مرنے کے بعد آپ سے ملاقات ہو جائے نہیں معلوم موت کس حالت میں آئے گی۔ حضور! آپ سے ملاقات ہو سکے یا نہ ہو سکے یہ اشعار سن کر حضرت فاروق اعظم وہیں بیٹھ گئے اور بے اختیار آنسو بہانے لگے۔

پس یہ بھی آپ کا عشق رسول اللہ ہی ہے۔

اہل البیتی کسفینۃ نوح (ع) تو کہنا فیکم امرین (ترمذی)

حضرت فاروق اعظم کی اہل بیت سے عقیدت اور محبت

شیر خدا سے عقیدت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اہل بیت رسول اللہ سے بھی بڑی عقیدت و محبت بلکہ بے پناہ عشق تھا۔
چنانچہ جب کبھی آپ دورہ پر تشریف لیجاتے تو حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا جانشین مقرر کر کے جاتے تھے۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں بفضل خدا وبطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے حساب فتوحات ہو رہی تھیں جس سے ملاقاتیوں کی کثرت ہونے لگی اسی لئے آپ نے اپنی ملاقات کے اوقات کا تعین فرما دیا اور سلسلہ وار ملاقات کی پابندی لگا دی اور اس کام کی نگرانی اپنے صاحبزادے کو سونپ دی۔

حسینی جلال ایک روز حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملنے تشریف لائے اور قطار میں کھڑے ہو گئے۔ آپ کی باری آنے سے پہلے ہی وقت ختم ہو گیا اور آپ واپس ہو گئے اسی طرح مسلسل ۲ دن آپ کو واپس لوٹنا پڑا۔ تیسرے دن بھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا

نمبر آتے ہی وقت ختم ہو چکا اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ردکدیا پس آپ کو جلال آگیا اور حالتِ جلال میں فرمایا میرے نانا کے غلام زادے مجھے روکتا ہے! پس یہہ کہکر آپ واپس ہو گئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ابا سے شکایتاً کہا کہ حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہما نے مجھ کو ڈانٹتے ہوئے کہا کہ تو میرے نانا کا غلام زادہ ہے۔

اہل بیت سے عقیدت

یہہ سنتے ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا بیٹا! جا فوراً جا!! اور یہی تحریر لکھوالے۔ بے شک ہیں اُن کے نانا کا غلام ہوں اور تو غلام زادہ ہے پس یہہ سنتے ہی حضرت عبداللہ کو احساس ہوا کہ واقعی اُن کی غلامی کی نسبت بہت بڑی سعادت ہے

عاشق رسول اللہ خوشی میں جھوم گئے

فوراً آپ جا کر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحریر لکھوا لیتے ہیں اور اپنے والد کو لاکر پیش کر دیتے ہیں۔ یہہ تحریر دیکھتے ہی حضرت فاروق اعظم خوشی میں جھوم اُٹھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ روم، شام اور فارس بھی فتح ہوا تو مجھکو اتنی خوشی حاصل نہ ہوئی جتنی کہ اس تحریر سے ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اہل بیت کے لئے اعلان فرمادیا کہ آپ حضرات جہاں چاہیں اور جب چاہیں ملاقات کر سکتے ہیں آپ مقدس حضرات کیلئے کوئی پابندی نہیں ہے

محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

فاروق اعظم کی شہادت

بتاریخ ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ بروز چہارشنبہ مسجد نبوی میں بحالت نماز ابولولو یہودی نے آپ پر خنجر سے وار کردیا جس کی وجہ سے آپ ۳ روز علیل رہ کر محرم ۲۴ھ کو شہید ہوگئے۔

عشق رسول اللہ کا دائمی ثبوت

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۝

حسب وصیت آپ کا جنازہ حجرۂ رسول اللہ کے سامنے رکھکر آواز لگائی گئی۔ یا رسول اللہ! غلام حاضر ہے۔ پس حجرۂ مبارک کا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ گویا آپ کو اجازت مل گئی۔ آپ کو بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی قرب نصیب ہوگیا۔

یہ بھی عشق رسول اللہ ہی کا دائمی ثبوت ہے!

حضرت العلامہ امام سخاوی رحمۃ اللہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کو کلمۂ شہادت میں اپنے نام کیساتھ شریک کیا اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور آپ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔

مَن یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ (نسآء ۸۰)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسول کا حکم مانا تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا۔

لیکن آپ نے طواف کرنے سے انکار کرتے ہوئے فرمادیا کہ
ماکنت لا فعل حتیٰ یطوف بہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم : ترجمہ : میں اُس وقت تک طواف نہیں کرونگا جب تک کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف نہیں کرتے۔

عشق رسول اللّٰہ کا تقاضہ

حدیبیہ میں ٹھیرے ہوئے مسلمان یہ سمجھ رہے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہٗ بیت اللہ کا طواف کرلئے ہوں گے۔ لیکن حضرت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عثمان میرے بغیر طواف نہیں کریں گے۔ جب آپ مکہ مکرمہ سے واپس آگئے تو لوگوں نے کہا عثمان! تم کتنے خوش نصیب ہو کہ تمہیں بیت اللّٰہ کا طواف نصیب ہوگیا۔ یہ سنتے ہی آپ کو جلال آگیا اور فرمایا خبردار: تم کو میرے بارے میں بدگمانی ہوئی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کی قسم اگر میں مکہ مکرمہ میں ایک سال تک بھی پڑا رہتا اور ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ میں ہوتے تب بھی میں طواف نہ کرتا حالانکہ قریش نے مجھکو طواف کرنے کیلئے کہا تھا اور میں نے صاف انکار کردیا۔

عاشق رسول اللّٰہ نے دولت کے دریا بہادیئے۔

حضرت عثمان غنی کی بار بار پیش کش

جنگ تبوک کی تیاری کیلئے ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک روز ممبر پر جلوہ گر ہوکر لوگوں کو جوش دلا رہے تھے کہ سب سے پہلے حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہ عنہ

اٹھ کھڑے ہوئے اور سو اونٹ معہ ساز و سامان کے پیش کرنے کا اعلان کر دیا اس کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر سے جنگی سامان کی طرف توجہ دلانے لگے تو پھر اٹھ کھڑے ہو کر اعلان فرمایا کہ یا رسول اللہ! دو سو اونٹ مع ساز و سامان کے نذر کروں گا اس کے بعد پھر تیسری مرتبہ توجہ دلائی گئی تو پھر سے آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ۳۰۰ اونٹ معہ ساز و سامان کے فی سبیل اللہ حاضر کر دوں گا۔

عشق رسول اللہ خوشنودی رسول مل گئی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تنہا اپنی طرف سے بار بار بڑھا کر جملہ ۶۰۰ اونٹ معہ ساز و سامان کے پیش کر کے خوشنودی رسول اللہ حاصل کر لیے۔ چونکہ آپ کی خوشی اللہ تعالیٰ کی خوشی ہے۔ عثمان غنی کا تیسرا اعلان سنکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ممبر سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے اتر گئے کہ آج کے بعد سے عثمان کو کوئی برائی نقصان نہ پہنچائے گی۔

حوالہ: مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم حدیث ۵۷۸۱ - ترمذی شریف

رضائے خدا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روایت ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام سے تجارت کیلئے ایک زبردست قافلہ تیار کر رہے تھے جیسے

ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک کی تیاری کا اعلان فرمایا آپ نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ! دو سو اونٹ جن پر پالان پوشش اور چادر وغیرہ پڑے ہوئے ہیں اور دو سو اوقیہ چاندی بھی پیش خدمت ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ۳۰۰ اونٹ چہار بستہ مکمل اور ایک مثقال سونا لائے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے ڈال دیئے۔

رضائے رسول اللہ نصیب ہو گئی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پیش کش سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْ عُثْمَانَ فَاِنِّیْ عَنْہُ رَاضٍ ٥

اے اللہ! عثمان سے راضی ہو جا بلاشبہ میں تو اُن سے راضی ہو گیا

ارباب سیر کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک ۳۰ ہزار کا لشکر اسلام تھا۔

(حوالہ مدارج النبوۃ جلد دوم باب غزوہ تبوک طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۳۴)

کسی نے سچ کہا ہے

دو جہاں چاہتے ہیں رضائے خدا
خود خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عشق رسول اللہ کے کرشمے

خوشنودی رسول اللہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بھی کافی پیاسے ہو چکے ہیں لہٰذا آپ بھی پانی نوش فرمایئے یہ سنتے ہی آپ نے درد بھری آواز میں ارشاد فرمایا عثمان! میں اس وقت تک پانی نہ پیونگا جب

رحمت الٰہی کو جوش آگیا

تک کہ تیری یہ قربانی کا صلہ آسمان سے نازل نہ ہو یہ سنتے ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہو گئے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حضرت عثمان کے لئے سلام بھیجا ہے اور حکم دیدیا کہ حضرت عثمان کو بغیر حسابات وکتاب کے جنت میں داخل کردیا جائیگا بلکہ آپ کے اور حضرت عثمان غنی کے درمیان جتنے لوگ پانی پی چکے ہیں ان سب کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کردیا جائیگا۔ پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوکر پانی نوش فرمائے۔

ف: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش پر منہ مانگی دولت دیکر کنواں خرید لینا یہ بھی عشق رسول اللہ کا ہی اثر ہے۔

عشقِ رسول میں بے مثال ضیافت

قدم قدم پر غلاموں کو آزاد کردیئے

روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بڑے اہتمام سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

دعوت فرمائی جب آپ صحابہ کرام کیساتھ تشریف لیجارہے تھے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، پیچھے پیچھے چلتے ہوئے آپ کے قدم گن رہے تھے یہہ دیکھکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عثمان ! یہہ کیا کر رہے ہو۔ توانھوں نے جواب دیا، یا رسول اللہ ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ! میں چاہتا ہوں کہ آپ کی تعظیم اور توقیر میں حضور کے ایک ایک قدم کے عوض ایک ایک غلام آزاد کردوں۔ چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ویسا ہی کیا۔ (جامع المعجزات) یہ بھی عشق رسول اللہ ہی کا اثر تھا۔ کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

یہ عثمان غنی نے عرض کی اے ہادئ سبحان
ہمارے مال و دولت آل و اولاد آپ پر قربان

حضرت عثمان غنی کی شہادت

دیدار رسول اللہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو شہید ہونے سے پہلے ہی کھل طور پر دیدار رسول اللہ نصیب ہوکر بات چیت کرنیکا شرف بھی حاصل ہوگیا لہذا یہ سب آپ کے عشق رسول اللہ کا ہی کرشمہ ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب دشمنوں نے آپ کو محصور کردیا تو میں نے سلام عرض کرنے کی خاطر آپ کے

پاس حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا بھائی! بہت اچھا کیے جو تم آ گئے. ابھی ابھی مجھے اس کھڑکی سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے.

عنایات رسول اللہ حضور نے ارشاد فرمایا عثمان! تمہیں لوگوں نے محصور کر رکھا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں! اس پر آپ نے ایک ڈول لٹکایا جس میں سے میں نے پانی پیا اس پانی کی ٹھنڈک ابتک میرے سینے میں ہے. دونوں شانوں اور سینے کے درمیان ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہے.

دربار رسالت میں افطار ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم چاہو تو ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہارا دل چاہے تو تم میرے پاس آکر افطار کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں. پس اسی دن آپ کو شہید کر دیا گیا. آپ قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے. فسیکفیکھم اللہ وھو العلیم الحکیم پر خون کی چھینٹیں پڑیں جمعہ کے دن بوقت عصر ۱۳ جمادی الآخر ۱۲ ہجری آپ شہید کر دیئے گئے. انا للہ و انا الیہ راجعون ٥

حوالہ: الحاوی للسیوطی - اصحاب بدر از علامہ سلیمان منصور پوری، نور الصدور از مولانا عیسٰی الہ آبادی ص ۱۸۳ - حیوۃ الصحابہ جلد سوم ص ۴۸)

چھالے جگر کے پھٹ پڑے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مظہر العجائب والغرائب کاشف الہم والغم والمصائب مدینۃ العلوم

خلیفۃ رسول اللہ

ابو الحسن ابو تراب حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ کرم اللہ وجہہ کا

عشقِ رسول اللہ

کعبۃ اللہ میں ولادت حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، کعبۃ اللہ کے اندر تولد ہوئے۔ تولد ہونے کے بعد جب تک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے نہیں آئے اس وقت تک آنکھیں بند رکھے آپ آتے ہی جی بھر کر آپ کا دیدار کرلیا۔ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ آپ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔

آپ کی فضیلت اور شان میں کئی احادیث آئے ہیں مثلاً

علم کے شہر کا دروازہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آنا مدینۃ العلم و علی بابھا۔ مطلب میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں (ترمذی)

حب رسول اللہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی محبت ہے تو آپ نے

جواب دیا کہ واللہ ! یعنی خدا کی قسم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمارے نزدیک ہمارے مالوں، اولادوں اور اپنی ماؤں اور سخت پیاس کی حالت میں ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب ہیں اور موت و حیات کی کشمکش میں اپنی جانوں سے زیادہ پیارے ہیں۔

(حوالہ) شفاء از حضرت قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ۔

عشق رسول اللہ میں جان کی پرواہ نہ کی

آپ کے ایک ایک عمل سے ہمیں عشق رسول اللہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کر گئے اور جاتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرما گئے کہ تم میرے بستر پر سو جانا اور صبح اٹھ کر لوگوں کی امانتیں واپس کر دینا پھر مدینہ آکر مجھ سے مل جانا۔ کافروں کے گھیرے میں بستر بڑا خطرناک تھا جو خون آشام تلواروں سے گھرا ہوا تھا لیکن آپ نہایت صبر و سکون سے بستر پر سو گئے اور آپ کو نیند بھی آگئی۔ اگر آپ جاگتے رہتے تو لوگ یہ سمجھتے کہ حضرت علی کافروں سے ڈر کر جاگ رہے ہیں۔ بستر پر سو کر اللہ کے شیر نے یہ بتلایا کہ وہ سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرتے۔

شیر خدا کا عقیدہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ عقیدہ تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زباں سے جو بھی بات نکلتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ زمانہ میں انقلاب آسکتا ہے۔ سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ٹل نہیں سکتی۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے علی! مجھ سے مدینہ آکر مل جانا پس جب تک میں مدینہ میں جا کر مل نہ جاتا اُس وقت تک مجھ کو موت نہیں آسکتی تھی۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اے علی! میرے بستر پر سو جانا لہذا رسول کے بستر پر سونے میں جو حقیقت تھی وہ جاگتے میں نہیں ہے۔ پس میں سو گیا اور مجھے میٹھی نیند بھی آگئی۔

عشق رسول کا فیصلہ

محبت کا امتحان ایک روز ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گود میں سر رکھ کر سینہ کو طول فرما دے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز عصر ادا نہ کی تھی۔ آج آپ کا امتحان لیا گیا کہ عبادت پہلے ہے یا محبت پہلے ہے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ سمجھتے ہوئے نماز قضا کر دی کہ نماز تو اُن کے صدقے و طفیل میں نصیب ہوئی ہے اسی لئے نماز بعد میں ادا کر لوں گا پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی راحت میں ذرا بھی خلل آنے نہ دیا۔

محبت کے آنسو جب سورج ڈوب چکا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آنسو نکل پڑے اور رخسار رسول اللہ پر گر گئے۔

اللہ اکبر! ہمیں پتہ چل گیا کہ محبت رسول اللہ میں جو آنسو نکلتے ہیں وہ رخسار رسول اللہ پر گرتے ہیں۔ اور عبادت میں جو آنسو نکلتے ہیں

وہ زمین پر گرتے ہیں۔ جیسے ہی آنسو گرے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی نیند کو ختم فرمادیا اور پوچھا اے علی! کیا حال ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! عصر کی نماز قضا ہوگئی! پس اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔ کیا یوں فرماتے ہیں کہ

محبت اور عبادت

اے علی! تم نے بہت برا کیا۔ فوراً میرے سر کو ہٹا کر اٹھ جانا چاہیے تھا اور عصر کی نماز ادا کر دینا تھا۔ اچھا اب قضا کر لو آئندہ ایسی غلطی ہرگز نہ کرنا۔ اگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسا فرما دیتے تو ہم کو یقین ہو جاتا کہ عبادت پہلے ہے اور محبت بعد میں ہے۔ مگر آپ تاکید نہ کر کے زمانے کو دکھا دیئے کہ پہلے محبت ہے اور بعد میں عبادت ہے۔

ترک عبادت عین عبادت بن گئی

لہذا آپ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ! علی تیری اور تیرے حبیب کی اطاعت میں تھے لہذا سورج کو پلٹا دے تا کہ علی عصر کی نماز ادا کرلیں۔

(اللہ اکبر! ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عبادت چھوٹ رہی ہے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیں بتلا دیا کہ عبادت جاری تھی لہذا ترک عبادت عین عبادت بن گئی

سورج پلٹ کر آگیا

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعا سے سورج پلٹ کر آگیا اور عصر کا ابتدائی وقت قائم ہوگیا۔ زمانہ کہتا ہے کہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ اللہ اکبر! لیکن ہمارے

نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کتنے بڑے اختیار والے ہیں کردہ گئے ہوئے وقت کو واپس لا رہے ہیں۔ یعنی سورج پلٹ کر آگیا اور عصر کا وقت قائم ہو گیا

حب رسول عبادت ادا کرواتی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی! اٹھو عصر کی نماز ادا کر لو۔ میں قضا پڑھنے نہیں دوں گا۔ اگر قضا پڑھ گئے تو میری محبت بدنام ہو جائیگی کہ رسول کی محبت عبادت قضا کرواتی ہے۔

رسول کی محبت عبادت قضا نہیں کرواتی بلکہ ادا کرواتی ہے اگرچہ کہ سورج کو پلٹنا پڑے لہذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہایت اطمینان کے ساتھ نماز عصر ادا فرما کر زمانہ کو دکھا دیا کہ پہلے محبت ہے اور بعد میں عبادت ہے اور عبادت کی قضا ہے لیکن محبت کی قضا نہیں ہے۔

حوالہ ابن مندہ۔ ابن شاہین۔ طبرانی شریف۔ خصائص کبری جلد دوم اردو۔ بروایت حضرت ابو ہریرہ حضرت جابر۔ مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۲۶ ص ۴۳۰

ف۔ خدمت رسول، اطاعت رسول یا خوشنودی رسول کی خاطر نماز عصر قضاء کر کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ساری دنیا کو سبق دیدیا کہ عبادت کی قضا ہے۔ لیکن اطاعت کی قضا نہیں ہے۔

شیر خدا کی خلافت شہادت

خلافت ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ سے ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ تک اس طرح ۴ سال ۱۰ ماہ آپ خلیفہ رہے۔

شہادت کوفہ کی جامع مسجد میں ۱۸ رمضان المبارک سنہ ۴۰ ہجری جمعہ کے دن جب کہ آپ نماز فجر ادا فرما رہے تھے عبدالرحمن ابن ملجم نے آپ پر تلوار سے حملہ کر دیا پس اس کے تیسرے دن آپ کی شہادت ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔

حوالہ : شکواۃ المصابیح جلد دوم باب اسماء الرجال سلسلہ (۴۵۸)

رسول اللہ کے شیدائی زندگی کے آخری لمحات میں بھی نماز ادا کی

حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

عشقِ رسول اللہ

آخری نماز کی ابتداء حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے عاشق اور شیدائی تھے۔ اور آپ ہی وہ پہلے صحابی ہیں جن کو اسلام میں پہلے سولی دی گئی اور جنھوں نے اللہ کے راستے میں مارے جانے کے وقت صبر و سکون کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرنے کا طریقہ قائم کر دیا۔ جنگ بدر میں آپ نے حارث کو قتل کر دیا تھا جس کا انتقام لینے کے لئے حارث کی اولاد نے دھوکہ اور فریب کا جال بچھا دیا۔ بالآخر غزوہ رجیع

۳ سہ ہجری میں آپ کو پکڑ لیا گیا۔

عاشق رسول اللہ کو جنتی میوہ

عشق رسول ہی عشق الٰہی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے دنیا میں ہی جنت کا میوہ بھیج دیا جیسا کہ حسب ذیل واقعہ ہے۔

روایت ہے کہ حجیر کی باندھی جو بعد میں مسلمان ہوئی کہتی ہیں کہ قید خانہ میں جہاں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو زنجیروں میں جکڑ اگیا تھا وہاں میں نے اُن کے ہاتھوں میں انگور کا بہت بڑا خوشہ دیکھا ہے۔ جب میں نے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے جو اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل میں مجھ کو عنایت ہوا ہے حالانکہ یہ موسم انگور کا نہ تھا اور نہ ہی مکہ مکرمہ میں کوئی میوہ تھا۔

حارث کے بیٹوں نے سولی کا تختہ تیار کر کے اُس پر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر دیا اور ان کے اطراف ۴۰ جلاد اپنے اپنے ہاتھوں میں برچھے لئے ہوئے کھڑے ہو گئے۔

عین اس وقت جبکہ آپ پر برچھوں سے وار کرنے والے تھے اور آپ کو شہید کرنے کے لئے صرف ایک اشارہ باقی تھا کسی نے آپ سے قسم دیکر پوچھا کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری جگہ محمد رسول اللہ کو قتل کر دیا جائے اور تم کو آزاد کر دیا جائے یہ سنتے ہی عاشق رسول اللہ گڑگڑاتے ہوئے باآواز بلند فرمانے لگے۔

واللہ! مجھے یہ بھی پسند نہیں ہے کہ میری جان کے بدلے ہمارے نبی کو ایک کانٹا بھی چبھے۔ پس اس کے ساتھ ہی آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک میرا اسلام پہنچا دے۔

السلام علیک یا رسول اللہ

پس اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ کا سلام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا دیا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ ادھر تختہ دار پر حضرت خبیب نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ! ادھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وعلیک السلام یا خبیب! یا رحمۃ اللہ!! اس کے ساتھ ہی آپ نے صحابہ کرام میں دلگیر آوازمیں ارشاد فرمایا کہ حبیبُ اللہ کی راہ میں شہید ہوگئے۔ مشکوٰۃ جلد دوم اکمال فی اسماء الرجال سلسلہ (۲۲۳)، بخاری۔ فتح اسلام۔ حکایات صحابہ صفحہ ۶۱ تا ۶۳

اللہ اکبر! حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کیسے سچے عاشق رسول اللہ تھے کہ سولی کے تختہ پر سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں سلام بھیج رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ اُن کا سلام پہنچا دیا۔ یا خود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عاشق کا سلام اپنے کانوں سے سنا۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری گور سنے تھے چراغ لے کے چلے

شہیداس دارِ فانی میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں
زمین پر چاند تاروں کی طرح تابندہ رہتے ہیں

بحوالہ قرآن شریف — بخاری و مسلم

حضرت معوذ و معاذ رضی اللہ عنہما کا عشقِ رسول اللہ

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے معصوم بچوں کے دلوں میں توحید و رسالت سے جو عشق تھا وہ اُن کے والدین کی تربیت کا نتیجہ تھا۔ آج کے حالات میں ہمارے اپنے بچوں کے دلوں میں توحید و رسالت سے خصوصی لگاؤ پیدا کرنے کی شدید ضرورت ہے چونکہ بچپن کی تربیت کا اثر زندگی بھر باقی رہتا ہے۔

لہذا آج ہم اپنے کم سن بچوں کے سامنے ادھر اُدھر کے دیومالائی من گھڑت قصہ سنانے کے بجائے۔ معجزات رسول اللہ۔ عظمت و شان رسول اللہ یا حب رسول اللہ اور واقعات اولیاء اللہ سنایا کریں تاکہ توحید و رسالت کی عظمت و شان اُن کے دلوں میں بیٹھ جائے۔ جن کے دلوں میں توحید و رسالت کی عظمت جم جاتی ہے۔ اُنہی سے بڑے بڑے کارنامے انجام پاتے ہیں جیسا کہ یہ زیرِ واقعہ ہے۔

معصوم اور کمسن انصاری نوجوان

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور عاشقِ رسول صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ میں

جنگ بدر میں میدان میں لڑنے والوں کی صف میں کھڑا تھا میں نے دیکھا
کہ میرے دائیں اور بائیں جانب انصار کے دو کم عمر لڑکے ہیں مجھے خیال
ہوا کہ میں اگر قوی اور مضبوط لوگوں کے درمیان ہوتا تو اچھا تھا کہ
ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کر سکتے۔ میرے دونوں جانب
بچے ہیں یہ کیا مدد کر سکیں گے۔ اتنے میں ان میں سے ایک لڑکے نے ہاتھ
پکڑ کر کہا۔ چچا جان! تم ابوجہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں پہچانتا
ہوں۔ تمہاری کیا غرض ہے اس نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے اس پاک
ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ
لوں تو اس وقت تک اس سے جدا نہ ہوں گا کہ وہ مر جائے یا میں
مر جاؤں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس
معصوم عاشق رسول اللہ کے سوال و جواب پر تعجب ہوا۔ اتنے
میں دوسرے معصوم انصاری نوجوان نے بھی یہی سوال کیا۔ اتفاقاً
ابوجہل میدان میں دوڑتا ہوا مجھے نظر پڑ گیا میں نے ان دونوں
کمسن عاشقان رسول اللہ سے کہا کہ تمہارا مطلوب تم جس کے بارے
میں سوال کر رہے تھے وہ جا رہا ہے۔ وہی ابوجہل ہے۔

ابوجہل کو دیکھتے ہی یہ دونوں تلواریں لئے ہوئے فوراً
بھاگے چلے گئے اور جا کر اس پر تلوار چلانا شروع کر دیئے یہاں تک

اس کو زمین پر گرادیا۔ (بخاری شریف)

روایت ہے کہ یہ دونوں کمسن عاشقانِ رسول اللہ حضرت معاذ ابن عمرو اور معاذ بن عفراء ہیں حضرت معاذ ابن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے سنا تھا کہ ابوجہل کو کوئی نہیں مار سکتا وہ بڑی حفاظت میں رہتا ہے اس کے اطراف ایک زبردست فوجی دستہ حفاظت کرتا ہے۔

اسی وقت سے مجھے خیال آتا تھا کہ میں اس کو ماردوں گا

یہ دونوں معصوم صاحبزادے پیدل تھے اور ابوجہل ایک خاص گھوڑے پر سوار تھا اور جس کے اطراف ایک مضبوط گھوڑے سوار فوجی دستہ حفاظت میں تھا۔

حضرت عبدالرحمٰن عوف رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ابوجہل پر بالراست حملہ مشکل تھا پس دونوں صاحبزادے دوڑے اور ایک نے ابوجہل کے گھوڑے کی ٹانگ پر حملہ کر دیا اور دوسرے نے ابوجہل کی ٹانگ پر حملہ کیا اس طرح ابوجہل کا گھوڑا بھی گرا اور ابوجہل بھی گر گیا اور اٹھ نہ سکا اس کے بعد اُن کے بھائی حضرت معوذ بن عفراء نے ابوجہل کو ٹھنڈا کر دیا۔

حضرت معاذ ابن عمرو کہتے ہیں کہ جس وقت میں نے ابوجہل کی ٹانگ پر حملہ کیا تو اس کا لڑکا عکرمہ ساتھ تھا اُس نے میرے مونڈھے پر حملہ کیا جس سے میرا ہاتھ کٹ گیا اور صرف کھال میں لٹکا رہا۔

میں نے اس لٹکے ہوئے ہاتھ کو کمر کے پیچھے ڈال دیا اور دن بھر دوسرے ہاتھ سے لڑتا رہا لیکن جب اس کے لٹکے رہنے سے دقت محسوس ہوئی تو میں نے اس کو پاؤں کے نیچے دبا کر زور سے کھینچا وہ کھال بھی ٹوٹ گئی جس سے دقت دور ہوئی۔ (بحوالہ بخاری شریف۔ اسدالغابہ۔ تاریخ خمیس)

ان معصوم عاشقانِ رسول اللہؐ کی شان میں کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

وہ غازی تھے مٹے حب نبی کا جوش تھا ان کو
لبِ کوثر پہنچ کر شوق نوشا نوش تھا جن کو

جوانو! قابلِ تقلید ہے اقدام دونوں کا
جبین لوحِ غیرت پر لکھا ہے نام دونوں کا

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سایہ میں
نمازِ عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سایہ میں

زمیں پر قبلہ رو، ہو کر گرے وہ پارسا لڑکے
ہوئے قربان نامِ مصطفیٰؐ پر باوفا لڑکے

عشق رسول کا منتہا لہ پیارہ میری جان جائے لیکن میرے آقا کو کانٹا بھی چبھنے نہ پائے

حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ

عشق رسول اللہ

حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کیساتھ ہی غزوہ رجیع میں سنہ ۳ ہجری میں دھوکہ سے گرفتار کیا گیا اور صفوان کے بدلہ میں آپ شہید کیا گیا۔

آپ کو شہید کرنے کیلئے جیسے ہی حرم شریف سے باہر لایا گیا قتل کا تماشہ دیکھنے کیلئے سینکڑوں لوگ جمع ہو گئے۔ جس میں ابو سفیان بھی تھے جو ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے انہوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے عین شہادت کے وقت قسم دیکر پوچھا کیا تجھکو یہ پسند ہے کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیرے بجائے ماردی جائے اور تجھ کو چھوڑ دیا جائے اور تو اہل وعیال میں خوش وخرم رہے۔ یہ سنتے ہی آپ نے برجستہ جواب دیا

واللہ! مجھے یہ بھی گوارہ نہیں کہ جہاں وہ ہوں وہاں ان کو کانٹا بھی چبھے اور ہم اپنے گھر آرام سے رہیں۔ حضرت زید کا یہ جواب سنکر سارے کافر دنگ رہ گئے اور خاص کر ابوسفیان نے کہا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھیوں کو اُن سے جتنی عقیدت اور محبت دیکھی ہے اس کی نظیر کہیں نہیں دیکھی۔

جنگ احد سے دوران عاشق رسول اللہ کی فراق رسول اللہ میں عجیب و غریب دیوانگی

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا

عشق رسول اللہ

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں عشق رسول اللہ اس قدر رچا اور بسا تھا کہ آپ حضرات اگر کوئی غلط خبر بھی سن لیتے تو آپ کے فراق میں اپنی قیمتی قیمتی جانیں بھی قربان کر ڈالتے جیسا کہ جنگ احد کا مشہور و معروف واقعہ ہے جس کو سن کر آج بھی لوگ دنگ رہ جاتے ہیں۔

فراق رسول اللہ عین جنگ احد میں کسی نے یہہ خبر اڑادی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے۔ حضرت انس بن

نضر رضی اللہ عنہ نے جیسے ہی یہ خبر سنی یکدم بے چین و بیقرار ہو کر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ! یا حبیب اللہ !! آپ کے بغیر ہم کیسے زندہ رہ سکتے ہیں آپ کا دیدار ہی ہمارے لئے دلوں کا چین و سکون ہے جب آپ ہی نہ رہے تو ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے ۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے ہاتھ میں تلوار لی اور کافروں کے جھرمٹ میں گھس گئے اور بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے

ع اُن کے بغیر جی کے بھلا کیا کریں گے ہم !!

موت کی آخری سانس میں یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا

عشقِ رسول اللہ

جنگ احد ذرا تھمی تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت فرمایا کہ وہ کس حال میں ہیں۔ ایک صحابی نے انہیں شہدا اور زخمیوں کے درمیان بہت ڈھونڈا لیکن پتہ نہ چلا جب بہت دیر ہو گئی تو آواز لگائی کہ

یا سعد ! تم کہاں ہو ! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

نے تمہاری خیریت لانے کیلئے مجھے بھیجا ہے پس اس آواز کے ساتھ ہی ایک نہایت نحیف وناتواں آواز آئی تو اُس آواز پر دوڑ پڑے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ سات شہداء کے درمیان پڑے ہوئے ہیں صرف آخری سانس چل رہی ہے جب قریب پہنچے اور منہ کے پاس کان لگا دیا تو انھوں نے کہا ہمارے نبی کو سلام عرض کرنا اور مسلمانوں سے کہدینا کہ جان جائے تو جائے مگر ہمارے نبی کو دکھ بھی پہنچنے نہ پائے یہ کہتے ہوئے جان بحق ہوگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ○

جینا انھیں کا جینا مرنا انھیں کا مرنا　　ایک بانکپن سے جینا ایک بانکپن سے مرنا

(بحوالہ) تاریخ خمیس صحابہ کا عشق رسول ص ۱۰۲

حبیب کبریا کا اس طرح دیدار ہو جائے کہ سر قدموں پہ رکھوں اور میرا دم نکل جائے

حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ کا

عشق رسول اللہ

حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جنگ احد میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کرتے ہوئے زخموں سے چور ہوکر

گر پڑے یہ دیکھکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ زیاد کو میرے قریب لاؤ۔ لوگ اُن کے لاشے کو آپ کے قریب لائے ابھی کچھ جان باقی تھی اسی حالت میں آپ نے سر گھسیٹ کر اپنا منہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قدموں پر رکھدیا اور اسی حالت میں حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ کی روح پرواز ہوگئی۔

(حوالہ) مسلم شریف غزوۂ احد

اللہ اکبر! یہیں سے پتہ چل گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے عاشقوں کو دنیا سے رخصت ہوتے وقت یاد فرماکر اپنا مقدس دیدار نصیب فرماتے ہیں۔ اور عاشقان رسول اللہ اپنا سر آپ کے قدموں پر رکھ دیتے ہیں اور اسی حالت میں ان کی روح پرواز کر جاتی ہے۔

جیب کبریا کا اس طرح دیدار ہو جائے　　کہ سر قدموں پہ رکھوں اور میرا دم نکل جائے

وازواجه امهتهم وكان في كتب مسطورا
سورۃ (۶) الاحزاب ۳۳

ام المومنین حضرت بی بی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

عشق رسول اللہ

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابو سفیان کی صاحبزادی ہیں

سنہ ۶ ہجری بمقام حبشہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کا
نکاح ہوا آپ سے ۶۵ احادیث مروی ہیں ۴ رجب بروز یکشنبہ ۴۴ھ
میں آپ کا وصال ہوگیا آپ کا مزار مقدس جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے
ایک روز آپ کے والد ابوسفیان آپ سے ملنے کیلئے مدینہ منورہ
آپ کے گھر آئے۔ ابوسفیان ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ جیسے ہی
ابوسفیان گھر میں داخل ہوئے حضرت بی بی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا بچھونا جو بچھا ہوا تھا فوراً اٹھا دیا۔ یہ دیکھکر ابوسفیان نے
اپنی بیٹی سے کہا کہ ام حبیبہ! کیا یہ بستر میرے قابل نہیں ہے یا میں اس بستر
پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہوں۔ آپ نے اپنے باپ کو برجستہ جواب دیا کہ
یہ اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول کا بستر ہے اور تم مشرک ہونے کی وجہ
ناپاک ہو تم کو میں اس متبرک اور مقدس بستر پر کیسے بٹھا سکتی ہوں یہ سنکر
ابوسفیان دنگ رہ گیا۔ (مشکواۃ اسماالرجال ۲۰۸)
(بحوالہ طبقات از حضرت محمد بن سعد کاتب الواقدی سنہ ۲۰۹ ہجری)

میرے ایمانی دوستو!
آپ نے دیکھ لیا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اپنے حقیقی باپ کی
محبت کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر قربان کردیا۔

محمد کی محبت دنیا کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ سارے رشتوں سے نرالا ہے

إن المسلمين والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات والقانتين والقانتات والصادقين والصادقات

صحابیات کا

عشق رسول اللہ

اسلام کی روشن تاریخ میں جہاں مردوں نے عشق رسول اللہ میں ڈوب کے جان و مال اور عزت و آبرو کی قربانی دی ہے وہیں عورتوں نے بھی عشق رسول اللہ کا ایسا عملی ثبوت پیش کر دیا کہ جس کو ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائیگا

انصاری بی بی کا عشقِ رسول اللہ

جنگ احد میں مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا اور بہت سے صحابہ کرام بھی شہید ہو گئے یہ وحشتناک خبر جب مدینہ منورہ میں پہنچی تو مسلمان عورتیں پریشان ہو کر احد کی طرف بے تحاشہ دوڑ پڑیں۔ ایک انصاری بی بی نے بے چین و بے قرار ہو کر مجمع سے پوچھا کہ ہمارے نبی کیسے ہیں؟! مجمع میں سے کسی نے کہا کہ بی بی! تمہارے والد شہید ہو گئے یہ سنکر انھوں نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھی پھر آگے بڑھکر پوچھا کہ ہمارے نبی کیسے ہیں؟ اتنے میں کسی اور نے کہا کہ بی بی! آپ کے شوہر شہید ہو گئے

یہ سنکر انا للہ پڑھیں اور آگے بڑھکر پوچھا کہ ہمارے نبی کیسے ہیں ؟ پھر کسی نے کہا کہ تمہارے بھائی چل بسے پھر انا للہ پڑھیں اور آگے بڑھکر پوچھا کہ ہمارے نبی کیسے ہیں ؟! پھر کسی نے کہا کہ تمہارا بیٹا بھی شہید ہو گیا انھوں نے پھر انا للہ پڑھیں اور بے چین و بیقرار ہو کر پوچھنے لگیں کہ ہمارے نبی کیسے ہیں ؟! لوگوں نے کہا ہمارے نبی صحیح و سلامت ہیں تو انھوں نے پوچھا ہمارے نبی کہاں ہیں ؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آگے مجمع میں تشریف فرما ہیں یہ انصاری بی بی دوڑتی ہوئی مجمع میں پہنچ گئیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دیدار کیا اور آپ کا دامن تھام لیا اور خوشی کے آنسو بہاتے عرض کیا کُلُّ مصیبة بعدک جلل یعنی یا رسول اللہ آپ کے ہوتے ہوئے میرے لئے ہر مصیبت آسان ہے۔

اب مجھے میرے سارے خاندان کی شہادت کا کوئی غم نہیں ہے اس لئے کہ میرے نبی سلامت ہیں ؎

باپ بھی بیٹا بھی شوہر بھی برادر بھی فدا
اے شہ دین تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

جنگ احد میں اس قسم کے کئی واقعات پیش آئے اس لئے مورخین کو ناموں میں اختلاف ہوا۔ دراصل ایسا واقعہ کئی عورتوں کو پیش آگیا

عشق رسول اللہ میں روح نکل گئی

صحابیات میں عشق رسول اس قدر رچا بسا تھا کہ بعض صحابیات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کے فراق میں انتقال کر گئیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے چند روز کے بعد ایک بی بی تشریف لائیں ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ
امی جان! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزار کہاں ہے تو آپ نے اپنا حجرہ کھول کر دکھا دیا۔ وہ بی بی مزار اطہر کو دیکھتے ہوئے اس قدر روئیں کہ جاں بحق ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۵

(حوالہ) شفاء از قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ صحابہ کا عشق رسول ص ۱۵۶

فلما قضی زید منها وطرا زوجنکها لکی لا یکون علی المومنین حرج
فی ازواج ادعیائهم

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا

عشقِ رسول اللہ

زمانہ جاہلیت میں جبکہ حضرت زید بن حارثہ کی عمر ۸ سال کی تھی اپنی والدہ کیساتھ ننھیال جا رہے تھے جنگل میں ڈاکوؤں نے اغوا کر لیا اور مکہ میں لا کر بیچ ڈالا حضرت حکیم بن حزام نے خرید کر حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کیا اور انھوں نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی خدمت کے لئے مقرر کر دیا۔

حضرت زید بن حارثہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہیتے غلام ہیں جنکا نام قرآن شریف میں آیا ہے۔ ان کے والدین کو ان کے بچھڑنے کا سخت صدمہ تھا۔ ہمیشہ تلاش میں رہا کرتے تھے۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ آپ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ہیں تو فوراً تھوڑی بہت پونجی لیکر حاضر ہو کر ہزار ہزار عاجزی کرنے لگے کہ زید کو آزاد کر دیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بغیر کسی فدیہ کے زید کو لے جاؤ لیکن حضرت زید نے اپنے والدین کیساتھ جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے وطن، اہل وطن، عزیز و اقربا اور ماں باپ کی محبت اور آزادی سے آپ کی غلامی ہی پسند ہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسے ہی زید کے یہ الفاظ سنے خوشی سے زید کو گود میں اٹھا لیا اور فرمایا کہ زید کو میں نے بیٹا بنالیا ہے حضرت زید کے ماں باپ اور عزیز و اقربا یہ منظر دیکھ کر خوشی خوشی واپس چلے گئے۔ میرے ایمانی رشتہ دارو! حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنے وطن۔ اہل وطن۔ عزیز و اقربا حتیٰ کہ ماں باپ کی محبت اور آزادی کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غلامی پر قربان فرما کر زمانہ کو یہ دکھا دیا کہ عشق رسول اللہ ہی اصل ایمان ہے ے

محمد کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے ۔۔ یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام جو سچے اور پکے عاشق رسول تھے

حضرت ابوعبدالرحمٰن سفینہ رضی اللہ عنہ کا

عشق رسول اللہ

حضرت ابوعبدالرحمٰن سفینہ رضی اللہ عنہ، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ کی زندگی کے اہم واقعات سے بھی عشق رسول اللہ کا اظہار ہوا ہے اور بالخصوص آدمی یا جاندار موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی دل کی گہرائیوں کی کیفیات اس کی زبان پر آجاتی ہیں جیسا کہ ذیل کا واقعہ ہے۔

رسول اللہ کے وسیلہ کا کمال

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سفینہ رضی اللہ عنہ، رومی زمین پر لشکر کا راستہ بھول گئے یا قید کر لئے گئے تھے پھر کافروں کے ہاتھ سے چھوٹ کر اسلامی لشکر کو تلاش کرتے ہوئے بھاگے اچانک ان کا سامنا ایک شیر سے ہوگیا تو انھوں نے شیر سے کہا اے ابوالحارث انا غلام رسول اللہ! یعنی اے شیر! میں رسول اللہ کا غلام

ہوں راستہ بھٹک گیا ہوں مجھے راستہ بتا دے!

شیر رہبر بن گیا پس یہ وسیلہ لینا ہی تھا کہ شیر دم ہلاتا ہوا حضرت سفینہ کے آگے آگے چلنے لگا اور آپ شیر کے پیچھے پیچھے لگے۔ چونکہ یہ جنگل خطرناک درندوں سے بھرا ہوا تھا راستے میں جب درندہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی طرف آتا تو شیر اس کو دھمکا بھگا دیتا شیر آپ کے اطراف حفاظت کرتا ہوا چل رہا تھا۔ بالآ شیر نے آپ کو آپ کے لشکر سے ملا دیا اور بار بار آپ کو دیکھتا ہوا جنگل کی طرف چلدیا۔

(حوالہ) مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم حدیث ۵۶۶ بشرح السنہ۔ مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۲۷۷

رہ گئی رسم اذاں روحِ بلالی نہ رہی فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی

مؤذنِ رسول اللہ حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ

کا

عشقِ رسول اللہ

حضرت سیدنا بلال بن رباح تیمی حبشی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں تولد ہوئے آپ آغاز اسلام میں ہی ایمان لائے مکہ مکرمہ میں

سب سے پہلے اپنے اسلام کو ظاہر کر دیا جس کی وجہ سے کفار و مشرکین
آپ کو بڑی بے دردی سے تکالیف دینے لگے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے کافروں کو منہ مانگی دولت دیکر آپ کو آزاد کرایا۔ آپ
اصحاب صفہ میں سے ہیں اور آپ موذن رسول اللہ کے نام سے مشہور ہیں
آپ کے بھی دل و دماغ اور جگر میں عشق رسول اللہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا

خادم دربار رسالت حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ، دربار رسالت
کے خاص خدمت گذاروں میں سے ہیں۔ جب کوئی غریب مسلمان حاضر ہوتا
تو اُس کی حاجت پوری کرنے کیلئے آپ کو ہی ارشاد فرمایا جاتا اور آپ
کسی جگہ قرض لیکر اس کا انتظام کر دیا کرتے۔

عشق رسول میں عجیب امتحان ایک دفعہ ایک مشرک سے قرض حاصل کیے یہ مشرک اسلام
کا سخت دشمن تھا ایک روز وقت سے پہلے آپ سے
گستاخی کرتے ہوئے کہا کہ او حبشی! میرا قرض جلد ادا کر دے ورنہ
تجھکو غلام بنا لوں گا۔ یہ سنکر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سخت صدمہ ہوا۔
اور آپ نے اپنا حال ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا کر عرض
کیا یا رسول اللہ! رقم فراہم ہونے تک کہیں روپوش ہو جانا چاہتا
ہوں یہ کہکر حضرت بلال رضی اللہ عنہ گھر آئے اور سامان سفر لیکر نکل گئے۔

عاشق رسول اللہ کو بشارت اسی اثنار میں ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا
کہ اے بلال! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

نے تمہیں یاد فرمایا ہے۔ جیسے ہی میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا
بلال! خوشی کی بات سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے قرضے کی ادائی کا انتظام
فرمایا ہے یہ سنتے ہی جب میں نے پلٹ کر دیکھا تو ۴ اونٹ مال سے لدے ہوئے
بیٹھے ہیں۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ رئیس فدک نے یہ نذرانہ بھیجا ہے
یہ سب تیرے حوالے ہے۔

(حوالہ) ابوداؤد کتاب الخراج باب فی الامام وقبول الھدایا المشرکین)

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جب سے مسلمان ہوئے ہیں ان کی ساری زندگی عشق رسول اللہ کا مظہر ہے۔ ذیل میں صرف چند واقعات پیش ہیں۔

عشق رسول اللہ کا کرشمہ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہو گئے اور کعبہ سے تمام بتوں کو نکال پاک فرما دیا۔ اس کے ساتھ ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان کہو۔ آپ فوراً کعبہ پر چڑھ گئے اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ کی غلامی نے مجھے یہ سعادت بخشی ہے یا حبیب اللہ! آپ کے حکم پر جہاں کہیں اذان دیتا تو کعبہ کی طرف رخ کر کے اذان دیا کرتا تھا۔ یا حبیب اللہ! آج کعبہ پر چڑھ گیا ہوں اب کس طرف رخ کر کے اذان کہوں۔ آپ نے فرمایا۔ میری طرف رخ کر کے اذان دے پس آپ نے ایسا ہی اذان کہی۔

میرے ایمانی رشتہ دارو! حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے

کے عشقِ رسول اور نسبتِ رسول نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ پس اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ عشق رسول اللہ۔ خوشنودی رسول اللہ ہی اصل ایمان ہے۔

عشق رسول اللہ میں دیوانگی

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ عشق تھا۔ جب آپ کا وصال ہوگیا۔ تو مدینہ کی گلی کوچوں میں دیوانوں کی طرح ایک ایک سے پوچھتے پھرتے تھے کہ کیا تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے۔ اگر دیکھا ہے تو پتہ بتا دو۔ مجھ سے ملا دو۔ لوگ آپ کے عشقِ رسول اللہ کی دیوانگی سے واقف تھے پس پتہ پوچھنے پر یکدم روتے ہوئے خاموش ہو جاتے اسی دیوانگی میں مدینہ منورہ چھوڑ کر ملکِ شام کیطرف چلدیئے اور شہر حلب میں رہنے لگے

عاشق رسول اللہ کو رسول اللہ کا دیدار

ایک سال کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ نے خواب میں دیکھا آپ فرما رہے ہیں۔ کہ بلال تم نے ہم سے ملنا کیوں چھوڑ دیا۔ یہ خواب دیکھتے ہی آپ نے پکارنا شروع کر دیا۔ لبیک یا سیدی! لبیک یا سیدی!!

میرے سردار غلام حاضر ہے میرے سردار غلام حاضر ہے کہتے ہوئے مدینہ منورہ آگئے اور سیدھا مزار مقدس پر حاضری دی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ نے مجھے یاد فرمایا میں حاضر ہوں یہ کہتے ہوئے

بے ہوش ہو کر گر پڑے بڑی دیر کے بعد ہوش آیا تو اور سارے مدینہ میں خبر پھیل گئی کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آگئے ہیں۔ حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم بھی تشریف لا کر اذان کی فرمائش کرنے لگے۔

بلالی اذان نے سب کو تڑپا دیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لاڈلے نواسوں کی فرمائش پر اذان دینے لگے جیسے ہی مدینہ منورہ میں بلالی اذان گونجنے لگی۔ تمام اہلِ مدینہ کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ کی یاد تڑپا گئی۔ مسجد نبوی کے اطراف لوگوں کا اژدھام ہو گیا۔ لوگ گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے حتیٰ کہ پردہ نشین عورتیں بھی عشق رسول اللہ میں بے چین و بے قرار ہو کر چیختی چلاتی ہوئی گھروں سے باہر نکل پڑیں بچے بڑے بوڑھے سب کے سب دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔

عشق رسول اللہ میں کہرام مچ گیا سارے مدینہ منورہ میں یا رسول اللہ! یا نبی اللہ یا حبیب اللہ!!! کی دلدوز صداؤں سے کہرام مچ گیا۔ بچے اپنی ماؤں سے رو رو کر پوچھ رہے تھے۔ امی جان! بلال تو آگئے اب رسول اللہ کب آئیں گے۔ یہ سنکر ماؤں کی بے ساختہ چیخیں نکل گئیں۔ الغرض مدینہ منورہ کی در و دیوار پر عشق و محبتِ رسول اللہ کی دیوانگی چھا گئی تھی۔

عشق رسول اللہ میں بے ہوشی جیسے ہی حضرت بلال نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا اس کے ساتھ ہی ہزارہا چیخیں نکل پڑیں

اور کئی صحابہ کرام بے ہوش ہو کر گر پڑے اور خود حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی اشھد ان محمد رسول اللہ کہتے ہوئے چیخ مار کر گرے اور بے ہوش ہو گئے۔ چونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب بھی اذان دیتے اشھد ان محمد رسول اللہ پر پہنچتے تو اپنی شہادت کی انگلیوں کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھکاتے ہوئے رخ ادھر کو پھیر کر دیتے تھے۔ اب چونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے نہیں تھے اس لئے اس غم کو برداشت نہ کر سکے چیخ مار کر گرے اور بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش آیا تو فراق رسول اللہ میں روتے ہوئے ملک شام واپس چلے گئے۔ (بحوالہ مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۲۳۶ سچی کہانیاں ج دوم)

محبت پیاری رشتہ دارد! حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خواب میں حکم ہوتے ہی مدینہ منورہ آجانا اور مزار مقدس پر چیخ مار کر بے ہوش ہو جانا اور اذان دیتے ہوئے گر کر بے ہوش ہو جانا۔ اذانِ بلالی سنتے ہی اہل مدینہ کا بے قرار ہو کر چیخنا چلانا یہ سب کا سب عشقِ رسول اللہ کا ہی اثر ہے اسی لئے اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ عشق رسول اللہ ہی اصل ایمان ہے۔

عاشق رسول اللہ کا وصال

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے جب وصال کا وقت آیا تو ان کی بیوی نے کہا۔ ہائے ہائے اب بچھڑنے کا وقت آگیا۔ مصیبت اور آفت کا وقت آگیا۔ یہ سنکر

آپ نے کہا نہیں نہیں ایسا نہ کہو یا ... کا وقت آ رہا ہے مسرت کا وقت آ رہا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور ان کے اصحاب سے ملنے کا وقت آ رہا ہے۔ یہ میرے لئے بڑی عید کا دن ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپ کا چہرہ ... خوشی ... اسی خوشی کی حالت میں آپ کا وصال ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ واقعہ ۲۰ ھ کا ہے اس وقت آپ کی عمر ۶۳ ... تھی۔

آپ کا مزار شریف باب الصغیر (دمشق) میں ہے۔

(حوالہ شفاء از قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ وصال ۵۴۴ ہجری)

میرا ایمان ... (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) ... ان کے ... خوشی و مسرت بلکہ عید کا دن بن گئی تھی۔ ... عشق رسول اللہ ... اثر ہے۔ ... اہلسنت والجماعت ... عقیدہ ہے۔ اسی ... حکیم الامت علامہ حضرت محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ... فرمایا ہے۔

اقبال ... عشق ... نہیں ... ہے

... جشن ... ہے

مطلب یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ... عشق ... مرتے دم تک ... حضرت بلال رضی اللہ عنہ ... دین و دنیا ... ہو گیا۔ معتبر ... سے معلوم ہوتا ہے کہ ... امت میں عاشقان رسول اللہ کو دیدار رسول اللہ ہو ... ہے ... کی وجہ ...

راحت بن جاتی ہے اور قبر میں تو کسی حال ہر ایک کو دیدار رسول اللہ ہی ہے لیکن پہچاننے والوں کی عید ہے اور جو نہ پہچانتے اُس کے لیے وعید ہے (بخاری شریف) ۔

چہرہ جو نظر آئے رسول عربی کا ٭ ارمان نکل جائے الٰہی میرے جی کا
سنتا ہوں حضرت لاتے تشریف لحد میں ٭ جلد آملک الموت کہ ہے وقت خوشی کا

عاشق رسول اللہ محبوب رسول اللہ جنکی ملاقات کے خلفاء راشدین متمنی

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا

عشقِ رسول اللہ

بشارتِ رسول اللہ ابو عمرو حضرت اویس بن عامر رضی اللہ عنہ بھی پکے عاشقِ رسول اللہ تھے اسی لئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز ارشاد فرمایا اویس قرنی قیامت کے دن ستر ہزار ملائکہ کے جلو میں جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کی دعا سے میری امت کے بے حساب گناہ

بخشے جائیں گے۔

عاشق رسول اللہ سے ملنے کی تمنا

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں اور کہاں مقیم ہیں آپ نے فرمایا وہ اویس ہے جو قرن کے جنگلوں میں رہتے ہیں اور وہ میرے پاس کبھی نہیں آئے لیکن چشم ظاہر کے بجائے اُن کو چشم باطنی سے میرے دیدار کی سعادت حاصل ہے۔

اویس قرنی مجھ تک نہ پہنچنے کے دو وجوہات ہیں۔ ایک غلبئہ حال دوسرا تعظیم شریعت کیونکہ اُن کی والدہ مومنہ ضعیف اور نابینا ہے اور وہ شطربانی کے ذریعہ اُن کے لئے معاش حاصل کرتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیاہم اُن سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ عمر اور علی سے ان کی ملاقات ہوگی اور ان کی پہچان یہ ہے کہ اُن کے سارے جسم پر بال ہیں ہتھیلی کے بائیں پہلو پر ایک درم کے برابر سفید داغ ہے لیکن وہ برص کا داغ نہیں اُن سے ملاقات ہو تو اُن کو میرا سلام کہنا میرا پیرہن دیدینا اور میرا یہ پیغام دینا کہ وہ میری امت کی بخشش کے لئے دعا کریں۔

عاشق رسول اللہ کی تلاش

خلافت راشدہ کے دور میں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ اپنے دونوں صاحبزادے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو ایک روز مجھے ان کا پتہ دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا آبادی سے دور عرفہ کی وادی میں ان علامات کا ایک دیوانہ رہتا ہے۔ یہ حضرات وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی نماز میں مشغول ہیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ان حضرات نے فرمایا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور یہ پیرہن عطا فرمایا ہے۔ اور امت کی مغفرت کی دعا کی خواہش فرمائی ہے۔

امت کی مغفرت کیلئے عجیب دعا

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ پیرہن مبارک لیکر سامنے رکھدئے اور سجدہ میں گر پڑے امت محمدیہ کی مغفرت کی دعا کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہونے لگا کہ اے اویس! ہم نے تیری دعا سے ہزاروں گنہگاروں کو بخش دیا۔

اویس قرنی: اے اللہ! رسول اللہ کی امت کے سارے گنہگاروں کو بخش دے!

اللہ تعالیٰ: اے اویس! لاکھوں گنہگاروں کو بخش دیا۔

اویس قرنی: اے اللہ! تیرے حبیب کی امت کے سارے گنہگاروں کو بخش دے!

اللہ تعالیٰ: اے اویس! کروڑوں کو بخش دیا۔

اویس قرنی: اے اللہ! جب تک تو ساری امت کو بخش نہ دے گا اس وقت تک میں یہ مقدس پیرہن نہیں پہنوں گا!!! یہ کہتے ہوئے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ اس قدر گریہ کرتے کہ یہ منظر دیکھ کر حسنین رضی اللہ عنہما سخت بے چین ہوکر حضرت اویس قرنی کے سامنے آ گئے اور فرمایا۔ اویس! رونا بس کر دو تمہارے رونے سے ہمارے دل رو رہے ہیں یہ سنتے ہی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سجدے سے اٹھ گئے اور عرض کیا۔ صاحبزادو! اگر آپ نہ روکتے تو ساری امت کو بخشوا لیتا خیر جو کچھ ہونا تھا ہو گیا۔

عشق رسول اللہ کا عظیم پیکر

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ جیسے ہی میں نے سنا کہ جنگ احد میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے تو میں نے سوچا کہ جو دندان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں نہ ہو وہ میرے منہ میں کیسے رہ سکتا ہے پس میں نے ایک ایک کرکے سارے دانت توڑ ڈالے تب ہی مجھکو سکون نصیب ہوا۔ یہ سنتے ہی صحابہ کرام پر رقت طاری ہو گئی اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ اکبر! اویس قرنی عشق رسول اللہ کے کتنے عظیم پیکر ہیں۔ (حوالہ، مشکواۃ جلد دوم حدیث ۵۹۷۲، مسلم شریف اسماء الرجال ۳۶)

اللہ اکبر! یہاں اس بات کی خوشخبری بھی مل گئی کہ ہمارے نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عاشقوں پر نوازشش بھی فرماتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو اپنا پیرہن عطا فرمادیئے۔

شہادت ٣٧ھ میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگِ صفین میں حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے یا گم ہو گئے۔ واللہ علم بالصواب آپ کا اہل بیت کی طرف سے لڑنا بھی حبِ رسول اللہ کا ہی ثبوت ہے۔

شرابِ کہن پھر پلا ساقیا
وہی جام گردش میں لا ساقیا

مجھے عشق کے پر لگا کر اڑا
میری خاک جگنو بنا کر اڑا

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دلِ مرتضیٰ سوزِ صدیق دے

درود وسلام کے انوکھے فضائل

حوالہ احزاب ۵۶ — اللہ تعالیٰ اور فرشتے ہر وقت ہر آن ہمیشہ ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں

مدارج النبوۃ — ماں حوّا علیہا السلام کا مہر ۲۰ مرتبہ درود شریف ہے

القول البدیع — حضرت موسیٰ علیہ السلام کو درود کی تاکید الٰہی

درود وسلام کے بغیر ہر دعا معلق رہتی۔

درود وسلام نیکیوں کا پلڑا جھکا دے گا۔

درود وسلام پلصراط پر مددگار ہوگا

درود وسلام سے دنیاوی آفات و بلیات بھی دور ہوتی

درود وسلام

مرتبہ: غلام نبی شاہ کا مطالعہ کیجیے۔ ہدیہ: 3=00